ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۳
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۱ | ۲۵ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش | ۲۲ رجب ۱۳۶۲ھ | ۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۷۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی۔ ۲۴ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح دس بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل دن کا اکثر حصہ ٹمپریچر نارمل رہا۔ زیادہ سے زیادہ ۹۸/۹ ہو گیا تھا۔ آج صبح دس بجے ۹۸ ہے۔ کھانسی سے خدا کے فضل سے آرام ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ ابھی بیمار ہیں۔ احباب صحت کیلئے دعا کریں۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا ۲۳ وفا کا جو خط ملا ہے۔ اس میں تحریر فرماتے ہیں آج سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے کل اچھی رہی۔ کل دن بھر ٹمپریچر نارمل رہا۔ شام کو ۹۸/۵ ہو گیا۔ ۷ بجے سیر کو تشریف لیگئے اور ڈیڑھ میل کی سیر کی۔ واپس آکر ٹمپریچر لینے پر ۹۹/۲ معلوم ہوا۔ جو تھوڑی دیر میں ہی گر گیا۔ اور رات کو ۱۱ بجے ۹۷/۷ تھا۔ آج صبح ۹ بجے ۹۷/۹ ٹمپریچر تھا۔

روزنامہ الفضل قادیان ———— ۲۲ رجب ۱۳۶۲ھ

"تحفظِ قرآن" کا نہیں بلکہ تکریمِ قرآن کا بل

مسلمانان پنجاب میں یہ خواہش عرصہ سے پائی جاتی ہے۔ کہ کوئی غیر مسلم کتب فروش محض تجارتی نقطہ نگاہ سے قرآن کریم نہ چھاپے اور نہ فروخت کرے۔ کیونکہ قرآن کریم مسلمانوں کے نزدیک ایک نہایت مقدس مذہبی صحیفہ ہے۔ جس کی تقدیس کا حق نہ صرف ایسے غیر مسلم ادا ہی نہیں کر سکتے۔ جو محض روپیہ کمانے کی غرض سے اس کی طباعت یا فروخت کا کاروبار کرتے ہیں۔ بلکہ کئی رنگوں میں بے حرمتی اور بے ادبی کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ جو نہایت ہی دلآزار اور تکلیف دہ حرکت ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ اب اس امر کو زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ غیر مسلم جن سے یہ معاملہ تعلق رکھتا ہے۔ خود بخود ہی اس کاروبار سے دستکش ہو جاتے۔ کیونکہ جب تک مسلمانوں کو اس طرف توجہ نہیں ہوئی تھی۔ اور بات تھی۔ لیکن اب جبکہ یہ معاملہ ایک تحریک کی شکل میں پبلک میں آچکا ہے۔ تو ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم کے متعلق کسی غیر مسلم کتب فروش کی ذراسی بے احتیاطی بھی بہت بڑے فتنہ اور فساد کا موجب بن جائے۔ اور خون خرابہ تک نوبت پہنچ جائے۔

پھر اگر غیر مسلم کتب فروشوں کو ہندو مسلم تعلقات میں مزید کشیدگی پیدا ہو جانے کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ تو ان لیڈروں کو جو ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں۔ اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن انہوں نے بھی خاموشی اختیار کر رکھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ محرکین نے اب اس تحریک کو زیادہ زور اور باقاعدگی سے اٹھایا ہے۔ چنانچہ حکومت سے قانون پاس کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور جلسے کر کے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ

"حکومت پنجاب جلد از جلد تحفظ قرآن کا بل پاس کر کے مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان عالم کی خوشنودی حاصل کرے"۔

(احسان ۲۳ جولائی)

ہم اس بات سے تو پورے طور پر متفق ہیں کہ اس فتنہ کو روکنے کے لئے جو غیر مسلم کتب فروشوں کے قرآن کریم چھاپنے اور بیچنے کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔ ضرور کوئی مؤثر انتظام ہونا چاہیئے۔ اور اگر اس کے لئے قانون بنانا پڑے۔ تو وہ بھی ضرور بنایا جائے۔ مگر ہمیں یہ قطعاً پسند نہیں۔ کہ اس کا نام "تحفظ قرآن کا قانون" رکھا جائے۔ یا حکومت سے یہ کہا جائے۔ کہ وہ "تحفظِ قرآن کا بل پاس کرے"۔ کیونکہ قرآن کریم کی حفاظت کا پورا اور مکمل اہتمام صرف وہی ہستی کر سکتی ہے۔ جس نے دنیا کی تا ابد ہدایت اور راہنمائی کیلئے قرآن کریم نازل کرتے ہوئے یہ فرما دیا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

ہم نے ہی قرآن نازل کیا۔ اور ہمارے ہی ذمہ اس کی حفاظت کا انتظام ہے۔ چنانچہ خدا تعالے نے قرآن کریم کے نزول کے وقت سے لے کر آج تک اس کی ہر رنگ کی حفاظت کا ایسا بے نظیر انتظام فرما دیا ہے۔ کہ جس کی مثال کسی اور مذہبی صحیفہ کے متعلق ڈھونڈھے سے بھی نہیں مل سکتی۔ اور یہ فخر صرف قرآن کریم کو ہی حاصل ہے۔ کہ تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گذرنے کے باوجود اس میں ایک نقطہ یا شعشہ تک کی کمی بیشی کرنے کی کسی کو جرأت نہیں ہو سکی۔

ایسی صورت میں مسلمان کہلانے والوں کے لئے یہ کیونکر زیبا ہے۔ کہ وہ کسی حکومت سے یہ التجا کریں۔ کہ "تحفظِ قرآن" کا بل پاس کیا جائے اور اس پر نہ صرف "مسلمانان ہند" کی بلکہ "مسلمانان عالم" کی خوشنودی حاصل ہونے کا یقین دلائیں پس اس تحریک کا نام "تحفظ قرآن کا قانون" نہیں۔ بلکہ تکریم قرآن کا قانون ہونا چاہیئے اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ ایسا قانون اگر بن جائے تو بھی کلیتہً کافی نہیں۔ اس تحریک کی بہت بڑی وجہ یہ بیان کی جا رہی ہے۔ کہ جو غیر مسلم کتب فروش قرآن کریم چھپواتے ہیں۔ وہ بوجہ اس کے کہ اپنے دل میں قرآن کریم کا احترام نہیں رکھتے۔ اور اس کی تقدیس کے قائل نہیں ہوتے۔ چھپائی اور تکمیل کے دوران میں ان کاغذات کی جن پر قرآن کریم چھپتا ہے۔ پوری پوری عزت اور توقیر نہیں کرتے حتی کہ جو زائد کاغذ بچ رہتے ہیں۔ انہیں ردی میں ڈال دیتے ہیں۔ اور پھر انہیں ردی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے جب انہیں قرآن کریم کے چھاپنے اور بیچنے کی ممانعت ہو جائے گی۔ تو وہ اس قسم کی بے ادبی کے مرتکب نہ ہو سکیں گے۔

اس معاملہ کا جہاں تک غیر مسلموں سے تعلق ہے۔ ممکن ہے اس کا ازالہ ہو جائے۔ لیکن جو لوگ مسلمان کہلا کر حتی کہ مفسر قرآن بن کر اسی قسم کی بے ادبی کے مرتکب ہوں۔ وہ اس قانون کی حدود سے بالکل باہر ہونگے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہمارے پاس مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر ثنائی کا ایک فرمہ بطور نمونہ اس اطلاع کے ساتھ موصول ہوا تھا۔ کہ اس قسم کے بہت سے کاغذات ردی کے طور پر ایک دوکان میں موجود ہیں۔ اور دوکاندار ان کو ردی کی جگہ استعمال کر رہا ہے۔

یہ قرآن کریم کی ویسی ہی بے ادبی ہے۔ جیسی غیر مسلم کتب فروشوں سے سرزد ہوتی ہے۔ بلکہ ایک لحاظ سے اس سے بہت بڑھ کر۔ کیونکہ اس کا موجب وہ لوگ ہوئے۔ جو قرآن کریم کو خدا کا کلام ماننے کا دعوے کرتے۔ اور قرآن کریم کی تفسیر لکھنے بیٹھے تھے۔ انہوں نے جب اپنے ہاں تفسیر قرآن کے فرمے زائد پڑے دیکھے۔ تو قرآن کریم کے احترام کو بالائے طاق رکھ کر انہیں ردی کے طور پر فروخت کر دیا۔ اور چند ٹکے وصول کر لئے۔

ممکن ہے۔ یہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے

دفتر کی کارروائی ہو۔ لیکن ایک دفعہ مولوی صاحب خود یہاں تک بھی کہہ چکے ہیں۔ کہ اگر ان کی تصانیف (جن میں تفسیر ثنائی بھی شامل ہے) خرید کر جلا دی جائیں۔ تو انہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ گویا انہیں روپیہ مطلوب ہے۔ اس بات کی پروا نہیں۔ کہ ان کی تصانیف کے ساتھ کوئی کیا سلوک کرتا ہے۔ اور اس طرح آیات قرآنی کی کس قدر بے ادبی ہوتی ہے۔

یہ ذکر بطور مثال اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کے دلوں میں بھی قرآن کریم کی تعظیم و تکریم قائم کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔ مگر یہ مقصد قانون کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلام کی صحیح تعلیم اور بے مثال خوبیاں واضح کرنے سے ہو سکتا ہے۔ اور دین کے لئے ایسی محبت پیدا کرنے سے ہو سکتا ہے۔ کہ مال تو مال اس کے لئے جان دے دینا بھی کچھ مشکل نہ رہے۔ تاہم غیر مسلموں سے متعلق جس قدر بھی قرآن کریم کی تکریم و تکریم قائم کرنے کا انتظام ہو سکے اس کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔

بھامبڑی میں احمدیوں پر حملہ کی وجہ سے بیرون ہند احمدیوں میں اضطراب

جماعت احمدیہ نیروبی کا تار

نیروبی ۲۱ جولائی۔ جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب نے حسب ذیل تار بنام "الفضل" ارسال کیا ہے:۔

مشرق افریقہ کے احمدیوں کی مرکزی انجمن کے اجلاس میں ایک متفقہ طور پر پاس شدہ قرارداد میں بعض بھامبڑی میں نہتے احمدیوں پر جن میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک سیکرٹری بھی شامل ہے تیز دھار آلات سے حملہ کی شدید مذمت کی گئی۔ اس خبر کو سن کر تمام احمدیوں میں رنج و غم اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔

مہربانی کرکے بذریعہ تار اطلاع دی جائے۔ کہ گورنمنٹ اس پر کیا ایکشن لے رہی ہے۔ اس تار کی کاپی گورنر صاحب پنجاب کی خدمت میں ارسال کی گئی ہے۔

اخبار احمدیہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا و صدقہ

(۱) جماعت احمدیہ کانپور نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے انفرادی و اجتماعی دعائیں کیں۔ تیس روپے بطور صدقہ جمع کئے۔ دو بکرے بطور صدقہ ذبح گئے۔ اور پندرہ روپے مرکز میں بھیجے۔

(۲) جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نے حضور کی صحت کے لئے اجتماعی و انفرادی دعا کرتی رہی ہے۔ ایک بکرا ذبح کرکے غرباء میں تقسیم کیا۔ غلہ بھی تقسیم کیا گیا۔ مبلغ ۳۵ روپے جمع کرکے مرکز میں بھیجے۔

ولادت اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعا سے مجھے بچہ عطا کیا ہے۔ والدہ صاحبہ سب بزرگوں سے دعا کی درخواست کرتی ہے۔ جماعت کے سب احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ بچہ کو خادم دین بنائے اور عمر دراز کرے۔ اختر جہاں بیگم بنت چودہری دوست محمد خاں ایم۔ اے گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر

دیوانے کتے مارنے کا نسخہ:۔ اگر کسی دوست کو آوارہ کتے مارنے کا سہل ترین اور کم خرچ عام نسخہ یاد ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ کتوں کے دیوانے ہونے کا موسم بالکل قریب آرہا ہے۔ اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ والے ادویات مہنگے ہونے کے باعث توجہ نہیں دے رہے۔ آوارہ کتوں اور سگ دیوانہ سے انسانی جانیں سخت خطرہ میں ہیں۔ حمید احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودہا

السّابقون کا دُوسرا دور

سابقون اولون میں شامل ہونے کا دوسرا دور ۳۱ جولائی کو ختم ہو رہا ہے۔ وہ احباب جنہوں نے سال نہم اب تک ادا نہیں کیا۔ وہ اس ہفتہ میں پوری توجہ اور تندہی سے اپنا چندہ ادا کرلیں۔ خواہ دیہاتی احباب ہوں یا شہری۔ ہر جماعت کا سیکرٹری مال نوٹ رکھے۔ کہ روپیہ کے ساتھ ہی تحریک جدید کی اسم وار تفصیل دے دے۔ بغیر اسم وار تفصیل کے ۳۱ جولائی کو دعا کی فہرست جو حضرت کے حضور پیش ہونے والی ہے۔ اس میں نام نہ آسکے گا۔ پس اسم وار تفصیل دینا بھی بہت ضروری ہے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

جماعت احمدیہ کے خطیبوں سے مؤدبانہ گزارش

خداوند کریم نے دنیا کی بہتری کے لئے اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر مخلوق پر بہت بڑا احسان فرمایا۔ اس وقت حضور کے جانشین حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعت کو اور دنیا کو تعلیم حق پہنچانے میں جو حق ادا کر رہے ہیں وہ دوست و دشمن سب پر بخوبی روشن ہے۔

میں نے اپنے ہندوستان اور خصوصاً حیدر آباد وغیرہ کے تجارتی دورہ میں دیکھا۔ کہ جماعتوں میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ خطبہ جمعہ کے بجائے کوئی اور خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ گو یہ بھی جائز ہے۔ لیکن ملی اور جماعتی مفاد کو مدنظر رکھ کر یہ نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے اندر Unity of action اور Unity of thought ہو۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جو بھی خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں۔ وہ ہر جماعت میں پڑھا جائے۔

جماعت احمدیہ کے تمام افراد اخبار الفضل نہیں منگواتے۔ حالانکہ ہر پڑھے لکھے احمدی کو کم از کم خطبہ جمعہ کا پرچہ ضرور منگانا چاہیئے۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ آٹھ دن کے بعد حضور کے ارشادات سن لیں۔ حضور کے خطبہ جمعہ کے اختتام پر اگر کسی اور وقتی لوکل امر کی طرف توجہ دلانا مقصود ہو وہ بھی دلائی جاسکتی ہے۔ لیکن حضور کا خطبہ جمعہ اپنے خطبہ جمعہ کے بجائے ضرور پڑھنا چاہیئے۔ غلام نبی گلکار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سری نگر کشمیر

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) حافظ مبین الحق صاحب کی اہلیہ صاحبہ بدستور بیمار ہے (۲) محمد عقیل صاحب شاہ جہان پور ۱۰ دن سے ملیریا سے بیمار تھے۔ لیکن اب ان کو سرسام ہو گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ (۳) خاکسار کی والدہ دبچگان کشمیر سے قادیان روانہ ہو گئے ہیں سفر بہت دشوار ہے۔ اس لئے احباب ان کے خیریت سے قادیان پہنچنے کی دعا کریں۔ خاکسار مرزا مبارک بیگ آئی گلگت از لاہور

اعلان تعطیل

چونکہ ۲۵ وفا مطابق ۲۵ جولائی یوم التبلیغ ہے۔ لہذا ۲۶ وفا کو الفضل شائع نہ ہوگا۔ اگلا پرچہ جس پر ۲۸ وفا کی تاریخ ہوگی۔ منگل وار (۲۷ وفا) کو شائع ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ مینجر

۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے مسلم احباب مقرر ہے۔ دوست اچھی طرح نوٹ کرلیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

یاجوج وماجوج کی جنگ

حضرت موسے علیہ السلام کی کتاب توریت پیدائش باب دس میں لکھا ہے۔ کہ یاجوج ماجوج یافث بن حضرت نوح کی اولاد میں سے ہیں۔ (دیکھو تواریخ یہود کی پہلی کتاب باب اول)

کتب لغت عرب میں لکھا ہے کہ یاجوج وماجوج کا مادہ جس سے یہ الفاظ مشتق ہیں لفظ اَجّ ہے۔ جس کو اردو میں آگ کہتے ہیں۔ گویا اقوام یاجوج وماجوج کا چہرہ سرخ وسفید ہوگا۔ مزاج آتشی ہوگا۔ اور پانی اور آگ سے یا سٹیم۔ پٹرول بجلی اور آگ سے کام لیں گے۔ ان کی تمام ایجادات و دستکاریاں اور صنعتیں اکثر مشینوں کے ذریعہ بنیں گی۔ جن میں یہ اشیا استعمال ہونگی۔

کتب جغرافیہ قدیم اور لغت میں لکھا ہے۔ کہ ان اقوام کی سکونت گاہ خط سرطان سے شمال کو ہے۔ اور مشرق میں جاپان سے لے کر امریکہ تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اور اکثر سرد ممالک کے باشندے ہیں۔

روایات قدیمہ میں ہے کہ باشندگان ممالک جنوب نے اپنے بادشاہوں سے کہہ کر چین کے شمال میں بارہ سو میل دیوار کوہ یورال اور کوہ قاف میں دیوار اور بند بنوائے۔ تاکہ لوگوں کے حملوں سے محفوظ ہوں۔ گویا یہ لوگ چین سے شمال کوہ یورال کے نواح اور کوہ قاف سے شمال کو آباد ہیں۔

حضرت حزقائیل نبی کی کتاب باب ۳۸ - ۳۹ میں لکھا ہے۔ جوج جس کو یاجوج کہتے ہیں۔ روس اور ادرمسک اور ٹوبال کے باشندے ہیں۔ اور ماجوج بموجب باب ۳۹ آیت ۶ جزائر کے باشندے ہیں۔ جو یورپ میں انگلستان ہی کے جزائر ہوسکتے ہیں باب ۳۸ آیت ۲۰ لغایت ۲۳ سے واضح ہے۔ کہ روس نے جو یاجوج ہے۔ ممالک اسرائیل پر جو افغانستان اور شام ہیں کسی وقت چڑھ آنا ہے۔ اور وہاں سخت جنگ ہوگی۔ جس کو ایک بڑے زلزلہ کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ اس وقت روسی زمین کے سارے انسان گھبرا اٹھیں گے۔ اور پہاڑ اٹھائے جائینگے کڑاڑے بیٹھ جائیں گے۔ ہر ایک دیوار گر جائیگی اور ہر ایک انسان کی تلوار اس کے بھائی کے خلاف چلے گی۔ وبا پڑے گی۔ خونریزی ہوگی افواج اور افواج کے ساتھیوں پر اس کا نزول ہوگا۔ آگ اور گندھک کی بارش ہوگی اور بڑے بڑے اولے یعنی بم گریں گے۔ خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ لوگوں کو میں دکھا دونگا کہ میں ہی خداوند خدا ہوں۔ خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اسی طرح ماجوج اور ان پر جو جزائر میں رہتے ہیں آگ برساؤں گا۔ یا ان پر ہوائی حملوں کا نزول ہوگا۔ تاکہ وہ بھی جان لیں کہ میں خداوند ہوں۔

مکاشفات یوحنا میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا ذکر ہے کہ وہ سفید گھوڑے (براق) پر سوار ہوگا۔ اور سفید لباس میں ملبوس ہوگا۔ اس کے سر پر کئی تاج ہوں گے۔ اس کے ساتھ آسمانی فوج ہوگی۔ جس کا لباس سفید ہوگا۔ وہ سچا اور برحق ہوگا۔ وہ لوہے کے عصا سے اقوام عالم پر حکومت کرے گا۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہوگا۔ (باب ۱۹ آیت ۱۱ - ۱۶)

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ۵۷۰ عیسوی میں ہوا۔ اور آغاز نبوت ۶۱۰ءمیں آپ کی برکت سے ایک ہزار سال تک شیطان قید کر دیا گیا۔ (دیکھو باب ۲۰) پھر ہزار سال گزرنے پر شیطان رہا ہوگا۔ جو یاجوج وماجوج کو دنیا میں گمراہ کرکے نکلنے پر آمادہ کریگا۔ گویا اس وقت ۱۶۷۰ء یا ۱۶۱۰ء ہوگا۔ یاجوج ماجوج کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ وہ تمام زمین پر پھیل جائینگے۔ مقدسین کی لشکرگاہ ارض مقدس اور حجاز چاروں طرف سے گھر جائے گی۔ تب آسمان سے ان پر آگ کا نزول ہوگا۔ جو ان کو کھا جائیگی۔ مذہب عیسویت کی شکست ہوگی۔ اور حق کی فتح ہوگی۔ یہی وہ زمانہ ہے۔ جس میں ایک موعود انسان کا ظہور ہوگا۔ جو نئی زمین اور نیا آسمان بنائے گا۔ اور پرانا نقشہ جو کفر وضلالت کا ہوگا بدل دے گا۔ اور عدل وانصاف قائم کردے گا (دیکھو مکاشفات باب ۲۱)

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جس وقت یاجوج ماجوج دنیا میں نکل کھڑے ہوں گے۔ تو وہ ہر بلندی کو طے کرکے دنیا میں پھیل جائیں گے۔ جب وہ موعود وقت قریب آجائے گا۔ تو لوگوں کی نگاہیں پتھرا جائینگی۔ اور پکار اٹھیں گے۔ کہ ہلاکت ہو ہمارے واسطے کہ ہم نے ساری عمر اس خطرناک وقت کی آمد سے غفلت میں گزاردی۔ اور اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔ خداتعالےٰ ان کو کہدے گا۔ کہ اب تم اور تمہارے معبود (لیڈر) سب آگ کا ایندھن ہو گئے تمہیں اس آگ میں جھونکا جاتا ہے۔ اگر یہ لوگ برحق لیڈر ہوتے تو آگ کا ایندھن نہ بنتے۔ پس یہ سب اس آگ کی نذر ہو گئے۔ اور اس آگ میں پڑ کر فریاد کریں گے۔ مگر ان کی سنی نہ جائے گی۔ جو نیک لوگ ہوں گے۔ وہ آگ سے دور رہیں گے۔ اور اس کی آہٹ تک نہ سنیں گے۔ جو ان کا جی چاہے گا ان کو ملے گا۔ وہ اس بہت بڑی گھبراہٹ سے بے فکر ہونگے۔ فرشتے ان سے ملاقات کریں گے۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس زمانہ میں آسمان تحریر کے کاغذات کی طرح لپیٹ لیا جائے گا۔ جس طرح ہم نے پہلے زمین وآسمان بنایا تھا دوبارہ نیا زمین وآسمان بنا دیں گے۔ یہ وعدہ ہم نے پورا کرکے دکھانا ہے۔ اور ہم نے تورات میں اور اس کے بعد زبور میں کہہ دیا تھا کہ زمین کے وارث (بادشاہ) وہی ہونگے جو حکومت اور صلاحیت کے اہل ہوں گے۔ (دیکھو سورۃ الانبیاء آیات ۹۶ لغایت ۱۰۶)

قرآن کریم کی سورۃ الکہف میں لکھا ہے۔ کہ یاجوج ماجوج اہل فارس کو تنگ کرتے تھے ذوالقرنین نے ان کے حملوں کو ایک سد کے ذریعہ روکا۔ اور ایک وقت آنے والا ہے۔ کہ وہ اس سد کو توڑ کر جنوب کیطرف نکل آئیں گے۔ اور دنیا میں پھیل جائینگے بالآخر اقوام یاجوج ماجوج ایک جنگ عظیم کے واسطے ایک میدان میں جمع ہوں گی۔ ان کی افواج کی کثرت ایسی ہوگی۔ گویا دریا موجیں مار رہا ہے۔ نشر الصوت کے ذریعہ انکو جمع کیا جائے گا۔ اور ان کفار پر آگ برسائی جائے گی۔ یہ لوگ خدائے واحد کے ذکر سے ساری عمر غفلت میں رہے۔ اور توحید کی تبلیغ کو انہوں نے کبھی نہ سنا۔ (آیات ۹۳ لغایت ۱۰۲)

سورہ کہف کی دس ابتدائی آیات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک مشرک قوم ہوگی۔ جو خدا کے واسطے ولد کی قائل ہوگی یہ عقیدہ محض بے دلیل ہوگا۔ اور ان کے اور ان کے باپ دادوں کے پاس اس پر کوئی معقول دلیل نہ ہوگی۔ ہاں ان کے دنیاوی آثار اور یادگاریں ان کی عقلمندی پر دلیل ہوں گی۔ مگر ان کا عقیدہ باطلہ ان کی حالت پر افسوس دلادے گا۔ زمین پر جو زیب و زینت انہوں نے قائم کی ہوگی۔ وہ سب ہوائی حملوں اور توپوں کی نذر ہوگی۔ خاک میں ملکر صاف میدان رہ جائینگے

اس سورت کی آخری دس آیات کا خلاصہ یہ ہے۔ یہ حق کا منکر گروہ خدا کی مخلوق کو خدا بناتا ہوگا۔ اس کی سزا جہنم ہوگی ان کی تمام عمر کی جدوجہد بے کار ثابت ہوگی۔ ان کی سب کوششیں دنیاوی جلال کے واسطے ہوں گی۔ جو اکارت ثابت ہوں گی۔ وہ اس گھمنڈ میں ہیں۔ کہ وہ دنیا میں بہترین صناع اور ہنرمند قوم ہیں۔ مگر یہ وہی لوگ ہیں جو خدا کی ہستی کے منکر اور وحی والہام سے انکاری تھے۔ ان کے سب اعمال بے کار ثابت ہوگئے۔ قیامت کے دن یا سزا کے وقت ان کے اعمال کے موازنہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ ان کی یقینی سزا آگ ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہماری آیات اور انبیاء پر تمسخر کیا۔

احادیث نبویہ میں ہے۔ کہ یاجوج ماجوج ایسی قوم ہوگی۔ کہ کوئی اور قوم اس کا مقابلہ نہ کرسکے گی۔ وہ گویا آپس میں کٹ مریں گی۔ (حدیث نواس بن سمعان صحیح مسلم)

سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۹ میں لکھا ہے قیامت کے ظہور سے دنیا پر ایک عالمگیر عذاب آئے گا۔ جس میں تمام قریے بالکل ہلاک ہونگے یا عذاب شدید میں گرفتار ہونگے۔ یہ بات ہم نے قرآن کریم میں لکھدی ہے۔ اس سورت کی آیت ۱۶ بتاتی ہے۔ کہ ایسے عالمگیر عذابوں سے قبل خداتعالےٰ ایک نبی بطور اتمام حجت ضرور مبعوث کرتا ہے۔ جو دنیا کو توبہ اور اصلاح کیطرف توجہ دلاتا ہے وہ رسول ان عذابوں سے قبل حضرت احمد قادیانی ہے۔ جو خدا کی وحی اور حکم سے ظاہر ہوا ۴

۴ مبارک وہ جوان کو قبول کرکے نجات پالے۔ خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

مولوی محمد علی صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف عقیدہ

جب سے غیر مبایعین نے قادیان کی مقدس سرزمین کو چھوڑ کر لاہور کو اپنا مرکز تجویز کیا ہے ان کے اقوال اور افعال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صریح مخالفت کی بُو آرہی ہے۔ اور بعض دفعہ تو اُن کے اکابرین کے قلم سے ایسی ایسی ناشدنی باتیں نکل جاتی ہیں۔ کہ ان لوگوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف محدث اور مجدد تسلیم کرنے کے بارہ میں بھی شبہ پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ آپ کی تحریرات کے صریح متضاد باتیں تحریر کی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اپنی تصانیف میں اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ حضور عالی کا مقام امت محمدیہ کے تمام اکابرین۔ محدثین اولیاء اور فقہاء سے بالا ہے۔ اور یہ مرتبہ اور مقام جو حضور کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا۔ امت محمدیہ کے کسی اور فرد کو عطا نہیں کیا گیا۔ آپ امت محمدیہ کے تمام افراد میں ایک فرد مخصوص ہیں۔ چنانچہ حضور اپنے متعلق تحریر فرماتے ہیں :-

”اس امت میں (امت محمدیہ ناقل) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہُوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۰ پر تحریر فرمایا ہے

”خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے اور ایک ایسا ہوگا۔ جو ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے اُمتی“

پھر حضور نے نہایت ہی صاف اور غیر مبہم الفاظ میں لکھا ہے :-

”غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی“

(حقیقہ صفحہ ۳۹۱)

ان تینوں حوالہ جات سے ہر ذی فہم پر روشن ہوجاتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سے کوئی فرد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مرتبہ اور مقام کو نہیں پہنچا۔ اور نہ کسی پر امتی نبی کا اطلاق جائز ہے لیکن کس قدر حیرت و استعجاب کا مقام ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس صریح عقیدہ کے خلاف لکھتے ہیں :-

”حضرت مسیح موعود شرعی اصطلاح میں نبی اور رسول نہ تھے۔ بلکہ آپ ان معنوں میں نبی اور رسول تھے جن معنوں میں اس امت کے دوسرے مجدد بھی نبی اور رسول کہلا سکتے ہیں“

(ٹریکٹ میرے عقائد صفحہ ۲)

پھر اپنی مایۂ ناز تصنیف ”النبوۃ فی الاسلام“ کے صفحہ ۵۸ پر رقمطراز ہیں۔

”اس امت میں جس قسم کی نبوت ہوسکتی ہے وہ حضرت علیؓ کو ضرور ملی ہے۔“

اس تحریر میں مولوی محمد علی صاحب حضرت علیؓ کو امتی نبی قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ دوسرے تمام لوگ جو امت محمدیہ میں گذر چکے، وہ اس نام کے مستحق نہیں ہیں۔ اور حضور ہی مخصوص ہیں۔

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت اور مقام کا احترام کرنے والے غیر مبایعین اپنی آزاد رائے کا اظہار کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس توہین اور مخالفت کی وجہ پوچھیں گے۔ یا پھر ہم پر پیر پرستی کا الزام لگانیوالے خاموش رہ کر اپنی ”امیر پرستی“ پر مہر تصدیق ثبت کریں گے۔ پھر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں اعتراض کرنے والے کو آزادی رائے کا مجسمہ قرار دینے والے غیر مبایعین مولوی محمد علی صاحب کو یہ کہنے کی جرأت کریں گے۔ کہ اگر مولوی صاحب امت محمدیہ میں فرد مخصوص ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح قبول نہ کریں تو اپنے حسب ذیل الفاظ پر غور فرمائیں :- ۴

۴ ”جو شخص آپ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی تشریح کو قبول نہیں کرتا۔ اس کا اختیار ہے جو چاہے کرے۔ لا اکراہ فی الدین۔ مگر مسیح موعود کی پیروی کا دعویٰ کرکے مسیح موعود کے پیش کردہ معنوں کو قبول کرنے سے انکار کرنا اور خود نئے معنے تراشنا جن پر ہر ایک عقلمند ہنسے گا۔ پیروی کے دعوے کو باطل کرتا ہے۔“ (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۲۸۹/۲۹۰ طبع اول)

قاضی محمد بشیر سیالکوٹی

صیغہ نشر و اشاعت کے متعلق چند گذارشات

صیغہ نشر و اشاعت کے نام سے احباب جماعت احمدیہ بخوبی واقف ہیں۔ یہ صیغہ نظارت دعوت و تبلیغ کی زیر نگرانی کتب رسالے اور ٹریکٹوں وغیرہ کے ذریعہ فریضۂ تبلیغ ادا کرتا ہے۔ اور اس غرض سے ہر سال لاکھوں صفحات پر مشتمل لٹریچر مختلف زبانوں میں شائع کرتا ہے۔ جو غیر مسلموں اور غیر احمدیوں میں ”یوم التبلیغ“ کے موقع پر تقسیم کرنے کے علاوہ مختلف اصحاب کو اُن کے پتے حاصل کرکے بھیجا جاتا ہے۔ نیز حق کے طالبوں کے سوالات اور اعتراضوں کے جوابات بذریعہ خطوط بھی اس صیغہ کے زیر انتظام دیئے جاتے ہیں۔

غرض یہ صیغہ جہاں تک اسکے ذرائع اجازت دیں، ہر رنگ میں تحریری تبلیغ کا کام سر انجام دے رہا ہے۔ لیکن گذشتہ دو سال سے جنگ کی وجہ سے کاغذ کی گرانی بلکہ نایابی کے باعث یہ صیغہ سخت مشکل دور میں سے گذر رہا ہے۔ چنانچہ آئندہ ”یوم التبلیغ“ کے لئے جو ۲۵ جولائی کو ہوگا۔ لٹریچر شائع کرنے میں بہت دقت پیش آئی۔ اور ہمیں افسوس ہے کہ ہم خاطر خواہ نہ نئے ٹریکٹ شائع کرسکے ہیں اور نہ کافی تعداد میں۔ بڑی دوڑ دھوپ اور جدوجہد سے کچھ کاغذ نہایت مہنگا دستیاب ہوسکا۔ اور موجودہ حالات میں اس کو غنیمت سمجھکر چند ٹریکٹ شائع کئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس مرتبہ جماعتوں کو بہت تھوڑی تھوڑی تعداد میں ٹریکٹ بھیج رہے ہیں۔ امید ہے۔ کاغذ کی دستیابی میں مشکلات کے پیش نظر ہمیں معذور سمجھا جائیگا۔

لیکن اس معذرت کے ساتھ ہم احباب جماعت سے یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس نہایت اہم صیغہ کی جہانتک ممکن ہو مالی امداد فرمائیں۔ اس صیغہ کا سارا دارومدار کاغذ اور سامان طباعت پر ہے۔ کاغذ کی نایابی کا جو حال ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اور دیگر سامان طباعت کی گرانی بھی انتہائی حد کو پہنچ چکی ہے۔ ایسے حالات میں ہم اپنے فرض سے اسی صورت میں عہدہ برآ ہوسکتے ہیں، جب احباب ہمارے ساتھ پورا تعاون فرمائیں اور پہلے سے بھی بڑھکر مالی امداد کریں۔ اس وقت صیغہ ہذا تقریباً چار ہزار روپے کا مقروض ہے۔ اور یہ سارا قرض کاغذ کی گرانی کا نتیجہ ہے۔ اگر تمام جماعتیں نشر و اشاعت کا ماہوار چندہ جو نہایت قلیل مقدار میں ان کے ذمہ لگایا گیا ہے باقاعدگی سے ادا کرتی رہیں۔ تب اس صیغہ کی آمد اس کے اخراجات کی کفیل ہوسکتی ہے۔ مگر اکثر جماعتیں اس چندہ کی ادائیگی کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتیں۔ اور ان کے ذمہ کئی کئی سال کا بقایا چلا آتا ہے۔ اس سخت نازک وقت میں ہم تمام بقایادار جماعتوں سے یہ گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اپنا اپنا حساب صاف کردیں۔ اور آئندہ باقاعدگی سے چندہ نشر و اشاعت کی ادائیگی فرمائیں۔

بینکوں کے سودی روپیہ کے متعلق سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فتویٰ ہے کہ اسے خود استعمال کرنا جائز نہیں۔ بلکہ یہ روپیہ اشاعت اسلام کی مد میں دیدینا چاہیئے۔ سو جن صاحب ثروت دوستوں کا روپیہ بینکوں میں جمع ہے۔ وہ اس کا سود صیغہ نشر و اشاعت میں ارسال فرمائیں۔

اس کے علاوہ یہ صیغہ عطیوں اور امدادی رقوم کے ذریعہ امداد کا بھی مستحق ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ ہماری یہ اپیل رائیگاں نہ جائے گی اور احباب اس نہایت ضروری صیغہ کی امداد سے دریغ نہ فرمائیں گے۔ خاکسار :- مہتمم نشر و اشاعت

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کیجاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۴۷ منکہ بڈھے خاں ولد چوہدری حویلی خاں صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن مالو کے تتلے ڈاکخانہ ڈکا ہلوال ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اسوقت کل جائیداد از قسم غیر منقولہ ۳۱ گھماؤں زمین جدی ہے۔ جس میں ۱۵½ گھماؤں میرے قبضہ میں ہے اور باقی ۱۵½ گھماؤں رہن ہے، جو زمین میرے پاس اسوقت موجود ہے، اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو موازی ایک گھماؤں ۴ کنال ۸ مرلہ زمین ہوتی ہے اس کی قیمت ناقص اور اچھی زمین کی آج کے حساب سے مبلغ ایک ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ اور جو زمین ابھی رہن ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں سب کی سب یا اس کا جس قدر حصہ فک کرا سکا۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ اس وقت کی قیمت کے حساب سے انجمن کو ادا کردونگا۔ یا میں اگر ادا نہ کرسکوں۔ تو میرے ورثاء سے وصول کرلیا جائے۔ مبلغ ایک ہزار روپیہ جو اسوقت میرے ذمہ انجمن کو واجب الادا رہے۔ اسمیں سے مبلغ -/۱۷۶ روپے ایک قسط ادا کردی ہے اور مبلغ چار روپے چندہ شرط اول داعلان وصیت بھی ادا کردیا ہے۔ اور باقی رقم مبلغ -/۸۲۴ روپے ہیں۔ یہ مبلغ یکصد روپیہ سال کے حساب سے باقساط ادا کرتا رہونگا۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو میرے ورثاء سے وصول کیا جائے۔ یا اگر ورثاء خدانخواستہ ادا نہ کریں۔ تو میری جائیداد سے قانونی طور پر انجمن بقیہ رقم وصول کرسکتی ہے۔ میرے ورثاء کو روکنے کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر جائیداد غیر منقولہ جو میں نے پہلے لکھدی ہے۔ اسکے علاوہ بھی اگر کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ بقلم خود سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا بڈھے خاں

گواہ شد:۔ غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ۔
گواہ شد:۔ علم الدین صاحب سیکرٹری مال۔

نمبر ۶۸۴۶ منکہ رحمت علی ولد گلاب الدین قوم سد هو جٹ پیشہ سرکاری ملازمت عمر اندازاً ۲۵ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۳۸ء ساکن حال قادیان محلہ دارالرحمت ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

(۱) اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ نہ منقولہ اور نہ غیر منقولہ۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصیغہ سرکاری ملازمت ہے۔ میری موجودہ تنخواہ -/۵۰ روپے ہے۔ نصف جن کا مبلغ -/۲۵ روپے ہوتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ ہر تنخواہ کے ملنے پر معرفت اپنے ماموں حکیم مولوی نظام الدین صاحب مبلغ ساکن قادیان حصہ آمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کراتا رہونگا اور کمی وبیشی وغیرہ حالات کی اطلاع دیتا رہونگا

(۲) اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد مکان وغیرہ جو میرے نام پر ثابت ہوجائے۔ تو اسپر بھی یہی وصیت یعنی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی ہوگی۔ اسی طرح مجھے کوئی مال وغیرہ ورثہ کے طور پر کہیں سے ملے تو اسپر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ رحمت علی ساکن قادیان محلہ دارالرحمت۔ گواہ شد:۔ محمد بخش ویٹرنری اسسٹنٹ پنشنر محلہ دارالرحمت قادیان بقلم خود۔ گواہ شد:۔ حکیم نظام الدین بقلم خود ساکن قادیان محلہ دارالرحمت۔

ساڑھے روپے سالانہ کی بچت

دینیات کی تعلیم کے لئے پانچ روپیہ ماہوار پر کسی عربی استاد کا ملنا موجودہ زمانہ میں نہایت مشکل ہے۔ لیکن مندرجہ ذیل تین کتابوں کے ذریعہ آپ اور آپکے بیوی بچے نہایت آسانی سے ترجمہ قرآن کریم۔ ترجمہ حدیث شریف اور فقہ احمدیہ وغیرہ تعلیم دینیات کے بیس۲۰ شعبوں سے واقف ہو سکتے ہیں۔ (۱) کلید ترجمہ قرآن مجید مجلد کپڑا ہدیہ تین روپیہ (۲) گلدستہ تعلیم الدین مجلد ہدیہ ڈیڑھ روپیہ (۳) فقہ احمدیہ غیر مجلد ہدیہ آٹھ آنہ۔

علاوہ محصولڈاک تینوں کی قیمت چار روپیہ ہوگی حجم آٹھ سو صفحات ہے۔

المشتہر:۔ حکیم محمد عبد اللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل قادیان

اطلاع

ہم خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب سے معذرت خواہ ہیں کہ اس ہفتہ کوئی خطبہ جمعہ میسر نہ آنے کی وجہ سے خطبہ نمبر شائع نہیں کیا جاسکا۔ لہذا اس کی جگہ آج کا پرچہ ان کی خدمت میں ارسال کیا جارہا ہے۔

(مینجر)

محلہ دارالرحمت میں ۵۰ اور ۳۰ فٹ کی بڑی سڑکوں کے درمیان آبادی کے اندر دوکانوں اور مکانات کیلئے نہایت باموقع ۱۷½ مرلے زمین ایک فوری ضرورت کی وجہ سے قابل فروخت ہے خواہشمند احباب بتہ ذیل پر خط وکتابت کریں یا قادیان دارالامان محلہ دارالرحمت میں میاں خیرالدین صاحب۔ ماسٹر عبدالکریم صاحب کشمیری سے ملیں۔
غلام محمد احمدی ٹیچر ہائی سکول شاہدرہ (لاہور)

اسقاط حمل کا مجرب علاج
حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ اُن کے لئے حب اٹھرا (رجسٹرڈ) نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول رض شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر بارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رض دواخانہ معین الصحت قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑجاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہوجاتی ہیں پس آج ہی سرمہ ممیرا خاص جو ہندوستان بھر میں مشہور ہوچکا ہے۔ خریدلیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے چار آنے (۲/۴)
چھ ماشہ ۱۸ ✦ تین ماشہ ۱۱

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

برائے فروخت

۱۔ سلنڈر بورنگ مشین بغیر بجلی کے موٹر کے میکر "وین نارمن" قیمت -/۲۵۰۰ روپیہ
۲۔ سلنڈر بورنگ مشین بغیر بجلی کے موٹر کے میکر "سینٹ لیوس ٹول۔ یو۔ ایس۔ اے" قیمت -/۲۵۰۰ روپیہ۔
۳۔ ایک ہائیڈرالک جیک میکر "بلیک ہاک" قیمت -/۲۰۰ روپیہ۔
۴۔ ایک بیٹری چارجنگ سیٹ قیمت -/۱۰۰ روپے
۵۔ موٹر کار کے مختلف ٹول برائے فروخت موجود ہیں۔ ملنے کا پتہ:۔

برٹش موٹر ورکس راجپور روڈ ڈیرہ دون

یکم اگست کو ڈاک خانہ میں اتوار کی تعطیل ہوگی۔ لہذا "الفضل" کے وی۔ پی ۲ر اگست کو یہاں سے روانہ ہونگے احباب سے درخواست ہے کہ وصولی کے لئے تیار رہیں۔ (مینجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ!

ویسٹ منسٹر ۲۲ جولائی۔ آج ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر پروازنے کہا۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ جرمن ہوائی جہازوں کی بمباری سے برطانیہ کے ۱۳۸۹۵ گرجاگھروں۔ خانقاہوں اور دوسری عبادتگاہوں کو نقصان پہنچ چکا ہے۔

ٹوکیو ۲۲ جولائی۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ سنگاپور میں دنیا کا سب سے بڑا ڈیک (جہازوں کا پلیٹ فارم) جس کا نام جارج پنجم ڈیک تھا۔ اب جاپانیوں نے باہر نکال لیا ہے اور وہ پہلے کی طرح تیر رہا ہے۔

کالی کٹ ۲۰ جولائی۔ گذشتہ ۳ ماہ میں مالابار کے تمام اضلاع میں خوراک کی بدتر حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ خوراک حاصل کرنے میں مشکلات بہت زیادہ ہوگئی ہیں بعض علاقوں میں ۲۰ سے ۲۴ لوگوں تک کو ایک ایک سیر چاول ملتے ہیں۔ جسے وہ آپس میں بانٹ کر کھاتے ہیں۔ مالابار کے لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ لیکن یہاں کے بڑے بڑے تاجر چاول کو چین وغیرہ یاستوں میں بھیج رہے ہیں۔ کئی مقامات پر چاول ۵۰ روپیہ بوری بک رہے ہیں۔ حالانکہ سرکار نے ۲۰ روپیہ نرخ مقرر کیا ہے۔ خوراک کی کمی کی وجہ سے لوگ بیماریوں کے شکار ہو رہے ہیں۔ کالی کٹ میں ہیضہ پھیل رہا ہے۔ ایک ہزار سے زیادہ موتیں ہو چکی ہیں۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ وزیر ہند مسٹر ایمری نے ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ حکومت ہند سے اس تجویز کے متعلق تبادلہ خیالات کر رہے ہیں کہ نمائندہ ہندوستانی ایڈیٹروں اور جرنلسٹوں کو برطانیہ میں لایا جائے آپ نے مزید کہا۔ کہ جونہی آپ کو ہندوستانی خیالات معلوم ہونگے۔ آپ معاملہ پر غور کریں گے۔

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ چیف کمشنر دہلی نے "ہندوستان ٹائمز" پریس کے کیپر سے ۲۵ سو روپیہ کی ضمانت مانگ لی ہے۔ چند روز پیشتر ایک مضمون کی بنا پر اس کی ۵ سو روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی گئی تھی۔

نئی دہلی ۲۲۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند نے اخبارات میں اس امر کے بیانات پڑھے ہیں۔ کہ اس سال ہندوستان سے حج پر جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ بیانات بالکل بے بنیاد ہیں۔ یہ درست ہے کہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اگر ہو سکے۔ تو حج کی اجازت دی جائے لیکن آخری فیصلہ کا انحصار ایسے حالات پر ہے۔ جو حکومت کے کنٹرول سے باہر ہیں۔ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ مسلم پبلک کو یقین رکھنا چاہیئے کہ جونہی کوئی فیصلہ کیا گیا۔ اس کا اعلان کر دیا جائیگا۔

کلکتہ ۲۲ جولائی۔ بنگال جیوٹ ملز ایسوسی ایشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئیلہ کی قلت اور اس کے نتیجہ کے طور پر ملوں کے کام میں وقتاً فوقتاً رکاوٹ کے اندیشہ کے پیش نظر ہندوستانی جیوٹ ملوں کی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بنگال کی تمام ملوں کو ۳۱ جولائی تک ختم ہونے والے ہفتہ کے لئے بند رکھا جائے۔

لاہور ۲۲ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جن لوگوں کے پاس اجناس خوردنی فروخت کرنے کی غرض سے موجود ہیں۔ انہیں گورنمنٹ بہتر سہولتیں دینے کے لئے تیار ہے۔ اس لئے ایسے اصحاب ڈائرکٹر فوڈ سپلائز سے براہ راست خط و کتابت کریں جن اصحاب کی پیشکش منظور کی جائے گی۔ ان کا مال مستند ایجنٹوں کے ذریعہ خریدا جائے گا۔

کلکتہ ۲۳ جولائی۔ لالہ بہاری لال چانننہ نے انڈین چیمبر آف کامرس کلکتہ کو تار بھیجا ہے کہ پنجاب میں چاول کا فالتو سٹاک پڑا ہوا ہے۔ اور آئندہ فصل بھی کافی مقدار میں ہونے والی ہے۔ اسلئے اپنے صوبہ کی حکومت پر زور ڈالے۔ کہ پنجاب سے چاول کی برآمد پر پابندی اٹھوادی جائے۔ بالخصوص اعلےٰ درجہ کے چاول پر سے۔

الجیریا ۲۴ جولائی۔ فرانس کو آزاد کرانے والی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ فرانسیسی فوج کے ملازمین کے لئے بڑی عمر کی شرط اڑادے۔ کمیٹی کا یہ فیصلہ جنرل ڈیگال کی اصلاحات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس کا اثر نوے فرانسیسی جرنیلوں اور تین سو سے زائد بڑے افسروں پر پڑیگا۔ یہ بڑے افسر اور جرنیل اس وقت بڑھاپے کی وجہ سے ریٹائر ہونے کو ہیں۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ آج جرمن نیوز ایجنسی نے یہ خبر دی ہے کہ پوپ نے لنڈن اور واشنگٹن کے با اقتدار حکام سے روم پر بمباری کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ لنڈن سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ اتحادی فوجوں نے اس وقت تک سسلی کے دو تہائی رقبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ نیز امریکی فوجوں نے سسلی کے ایک اور شہر پر تین طرف سے گھیرا ڈال کر قبضہ کر لیا ہے۔ کتانیہ کے مغربی میدان میں بڑے زور کا حملہ کیا گیا ہے۔ اور وہاں پر جرمنوں کے مورچے توڑ دئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اتحادیوں کی فوجوں نے سسلی کے مغرب کے علاقہ میں اٹلی کے چالیس ہزار سپاہی قید کر لئے ہیں۔ اتحادیوں کے ہوائی جہاز اٹلی اور سسلی پر لگاتار حملے کر رہے ہیں۔ دشمن کی فوجی گاڑیوں پر بم گرائے گئے۔ دشمن کے ۲۵ ہوائی جہاز مقابلہ کے لئے آئے۔ جن میں سے ۱۷ گرائے گئے۔

واشنگٹن ۲۵ جولائی۔ کسی نامعلوم کشتی نے ایک ترکی جہاز کو غرق کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جہاز پر کسی قسم کا سامان نہیں تھا۔

ماسکو ۲۴ جولائی۔ کل روسی فوجیں مشرق کی طرف اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ لڑائی کا زیادہ زور اوریل کے پاس رہا۔ جہاں روسی فوجیں تین میل اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ لیکن ابھی یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ کس طرف بڑھ رہی ہیں۔ اوریل کے علاقہ میں روسیوں نے جرمنی کے ۹۲ ٹینک اور تباہ کر دئے ہیں ۱۱۴ ہوائی جہاز گرائے گئے مغربی کاکیشیا میں لڑائی پھر شروع ہے۔

سری نگر ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سر کے۔ این۔ ہکسر کو نیا وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ آپ اس ماہ کے اخیر میں چارج لے لینگے۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ جرمنوں کے بیان کے مطابق اٹلی میں اتحادی حملہ کے مقابلہ کیلئے دوڑ دھوپ کی جا رہی ہے۔ اٹلی کے ۲۱ صوبوں کو جنگی رقبہ قرار دیا گیا ہے۔

چنگ کنگ ۲۲ جولائی۔ چینی فوجوں نے جاپانی مقبوضہ جزیرے ہینگان پر حملہ کر دیا ہے۔ اس جزیرہ میں متعین جاپانی فوج کا اکثر حصہ تباہ کر دیا گیا ہے۔ نیز بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ فیلڈ مارشل ویول کو اس مہینہ کے شروع میں نواب کا خطاب دیا گیا تھا۔ اب فیلڈ مارشل ویول کا نام اور خطاب اس طرح ہوگا۔ وائی کونٹ ویول آف سائرینیکا اینڈ ونسچسٹر۔

لکھنو ۲۲ جولائی۔ یہ امر اب یقینی ہے کہ مسٹر وجاہت حسین ریزرو بنک کے ڈپٹی گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔ موصوف اسوقت گورکھپور کے ڈویژنل کمشنر ہیں۔ اور اس سے پہلے کشمیر میں ہوم منسٹر رہ چکے ہیں۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ ہندوستان کے منتخب شدہ وائسرائے لارڈ آرچبالڈ ویول سے آج یونائیٹڈ پریس کے سپیشل نمائندہ نے متعدد سوالات کئے۔ جنکے جواب میں آپ نے کہا کہ وہ اپنی پالیسی کے متعلق کچھ بتانے کو تیار نہیں۔

امرتسر ۲۲ جولائی۔ سونا ۷۲ روپیہ۔ چاندی ۱۰۸ روپے۔ پونڈ ۴۹ روپے۔

لاہور ۲۲ جولائی۔ سونا ۷۰ روپے ۸ آنے۔ چاندی ۱۰۸ روپے۔ پونڈ ۴۹ روپے۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ کل پھر برطانی ہوائی جہازوں نے بلجیم پر ہوائی حملے کئے یہ حملے ۵۰ فٹ کی بلندی سے کئے گئے۔ بہت سی فوجی لاریاں تباہ کی گئی ہیں۔ برطانوی جہاز سلامتی سے واپس آگئے۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ تازہ سرکاری اعلان سے پتہ چلا ہے کہ امریکی جہازوں نے پھر کسکا کے ہوائی اڈوں پر حملہ کیا اور امریکی ہوائی جہازوں نے جاپانی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ بہت دیر کے بعد جاپانی توپوں نے جوابی گولے پھینکے۔ لیکن کوئی امریکی جہاز ضائع نہیں ہوا۔